ختم نبوت اور علمائے لدھیانہ ایک نظر میں

از قلم: مفتی اعظم پنجاب، مفتی صدام حسین لدھیانوی

(۱) علمائے لدھیانہ کے سرخیل مفتی اعظم حضرت مولانا شاہ محمد لدھیانویؒ، حضرت مولانا شاہ عبد اللہ لدھیانویؒ اور حضرت مولانا شاہ عبد العزیز لدھیانویؒ نے ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۴ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف سب سے پہلے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔

(۲) علمائے لدھیانہ نے درج ذیل وجوہ کی بنا پر مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف سب سے پہلے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔

- مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا دعویٰ نبوت۔
- حضرات انبیاء کرام کی شان میں ناقابل بیان گستاخیاں۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار۔
- اسلامی فریضۂ جہاد کا انکار۔

(۳) علمائے لدھیانہ کے اس فتویٰ تکفیر کا شہرہ حرمین شریفین میں بھی پہنچا اور علمائے حرمین شریفین کو جب مولانا غلام دستگیر قصوریؒ کے مکتوب کے ذریعہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد و احوال کا علم ہوا، تو علمائے حرمین شریفین نے بھی علمائے لدھیانہ کے حق میں مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر کیا۔

(۴) ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۱ء میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف کفر کا فتویٰ دے کر علمائے لدھیانہ کے فتویٰ تکفیر کی تصدیق کی۔

(۵) ۳ مئی ۱۸۹۱ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نے علمائے لدھیانہ کو تحریری چیلنج دیا کہ تم لوگ مسئلہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام پر مناظرہ کر لو، تو علمائے لدھیانہ نے جواب دیا کہ ہم نے ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۴ میں فتویٰ دیا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ہمارا قطعی اور حتمی فیصلہ ہے کہ جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ کو حق جانتے ہیں وہ شرعاً کافر ہیں پس تمہیں لازم ہے کہ پہلے ہم سے اس مسئلہ پر مناظرہ کرو کہ تم دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو، اگر تم نے اپنا اسلام ثابت کر دکھایا، تو پھر حیات و ممات مسیح علیہ السلام پر گفتگو ہو گی۔ جب علمائے

لدھیانہ کی طرف سے اس مضمون کا اشتہار شائع ہوا، تو مرزا غلام احمد قادیانی کے ہوش اڑ گئے اور مناظرہ کے لئے تیار نہیں ہوا کیونکہ اس کے لئے اپنا مسلمان ثابت کرنا نا ممکن تھا۔

(٦) حضرت مولانا شاہ محمد لدھیانویؒ نے کئی بار مرزا غلام احمد قادیانی کو مباہلے کی دعوت دی اور فرماتے تھے کہ ہم دونوں مکہ معظمہ چلتے ہیں اور کعبہ کا غلاف پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں فیصلہ مانگتے ہیں جو جھوٹا ہو گا اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو گا مگر مرزا غلام احمد قادیانی اس پر تیار نہیں ہوا۔ ایک تو اس لئے کہ وہ جھوٹا تھا دوسرا اس لئے کہ اس کو معلوم تھا کہ علمائے حرمین شریفین نے بھی اس پر کفر کا فتویٰ دے دیا ہے۔ کہیں اسے وہاں قتل نہ کر دیا جائے۔

(٧) مرزا غلام احمد قادیانی نے جب اپنی جھوٹی نبوت کی تبلیغ کا پیغام افغانستان تک پہنچایا چنانچہ کچھ گنے چنے لوگ اس کے فریب میں آگئے ان میں سے دو شخص عبد الحلیم اور نور علی تھے جنہوں نے وہاں پر قادیانیت کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ انگریز کے لئے جاسوسی بھی شروع کر دی، چنانچہ جب ان دونوں پر مقدمہ چلایا جا رہا تھا، تو مرزا غلام احمد قادیانی کے باطل عقائد کے مسئلہ پر علماء کو بھی دعوت دی گئی تو ان علماء میں مولانا سیف الرحمٰن لدھیانویؒ کے صاحبزادے مولانا محمد اسحاق لدھیانوی بھی موجود تھے انہوں نے دلائل کے ساتھ مرزا قادیانی کے دعوؤں کا رد کیا اور ساتھ یہ بھی بتلایا کہ میرے چچا مولانا شاہ محمد لدھیانوی، مولانا شاہ عبد العزیز لدھیانوی اور مولانا شاہ عبد اللہ لدھیانوی نے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ دے رکھا ہے اور ساتھ مرتد کی سزا کا حکم بھی سنایا، اس وقت افغانستان کے حکمراں امیر عبد الرحمٰن پھر ان کے جانشین امیر حبیب اللہ خان تھے جو کہ امیر دوست محمد خان کے پوتے اور پڑپوتے تھے۔ انہیں علمائے لدھیانہ کی علمی فقاہت کا علم تھا اور علمائے لدھیانہ سے عقیدت بھی تھی چنانچہ عبد الحلیم اور نور علی قادیانی کو ارتداد اور جاسوسی کے جرم میں سزائے موت دے دی گئی۔

(٨) مولانا زکریا لدھیانوی (والد رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی) مقدمہ بہاولپور میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے ساتھ بہاولپور تشریف لے گئے تھے چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی پر جب علمائے لدھیانہ نے ۱۸۸۴ء میں کفر کا فتویٰ دیا تھا تو مولانا زکریا لدھیانوی اس وقت کے چشم دید گواہ تھے پورے حالات ان کے سامنے تھے مقدمہ بہاولپور میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیری کو واقعات کی تفصیل ان سے ہی معلوم ہوئی۔

(٩) حضرت مولانا مفتی نعیم لدھیانویؒ نے مقدمہ بہاولپور میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیری کے ساتھ عدالتی کاروائی میں حوالہ جات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

(۱۰) ۲۳؍ مارچ؍ ۱۹۳۴ء میں رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ صدر مجلس احرار اسلام ہند ختم نبوت کا پرچم لے کر قادیان میں داخل ہوئے اور ایک بہت بڑے جلسہ عام کو خطاب کیا اور یہ وہ زمانہ تھا کہ قادیان کے مسلمان بہت پریشان تھے اور یہ دعا کرتے تھے کہ کوئی نجات دہندہ یہاں پر آئے چنانچہ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کا انتخاب کیا، وہ قادیان جہاں مسلمانوں کو سانس لینا دشوار تھا، وہاں رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مردانہ وار داخل ہوئے، رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی حضرت مولانا شاہ محمد لدھیانویؒ کے پوتے ہیں جنھوں نے سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا، اللہ تعالیٰ نے علمائے لدھیانہ سے صرف مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ ہی جاری نہیں کروایا بلکہ اس خاندان کے خون میں وہ جوش اور جذبہ بھی پیدا کر دیا تھا جس کی وجہ سے علمائے لدھیانہ مرزائیوں سے ٹکرانے کے لئے کسی بھی مقام پر پہنچ جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ سب سے پہلے قادیان میں داخل ہونے کی جرأت بھی اسی خاندان کے فرزند جلیل نے کی۔

(۱۱) ۱۹۵۳ء میں جب تحریک ختم نبوت پاکستان میں چلی تو رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا یحییٰ لدھیانوی تحریک ختم نبوت میں شرکت کرنے کے لئے فیصل آباد تشریف لائے اور وہاں جلوس کی قیادت کی، ڈپٹی کمشنر نے جلوس کے آگے لائن لگا دی کہ اگر اس سے آگے کوئی گزرے گا تو گولی چلا دی جائے گی، حضرت مولانا یحییٰ لدھیانوی نے جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے لائن کراس کر لی، حضرت مولانا یحییٰ لدھیانوی کی اس بہادری اور جانفشانی کو دیکھ کر موقع پر موجود مجسٹریٹ نے جس کا نام قاضی سعید تھا استعفیٰ دے دیا، اس نے کہا کہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے علماء جان دے رہے ہیں اور ہم ان کو قتل کر دیں یہ میرے جذبہ ایمانی کے خلاف ہے حضرت مولانا یحییٰ لدھیانویؒ کو گرفتار کر لیا گیا۔ تقریباً چھ ماہ نظر بند رہے۔

(۱۲) ۱۹۶۲ء میں مفتی اعظم پنجاب مفتی محمد احمد رحمانی لدھیانوی کو چند مقامات سے قادیانیوں کی جانب سے گاؤں دیہات کے پنجابی مسلمانوں کو ورغلانے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ تو آپ نے اکابرین کی سنت زندہ کرتے ہوئے فتنۂ قادیانیت کے خلاف تحریک کا آغاز کر دیا اور فتاویٰ قادریہ دوبارہ شائع کیا جو علمائے لدھیانہ کی طرف سے جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف دیا گیا کفر کا سب سے پہلا فتویٰ تھا اور مفتی اعظم پنجاب مفتی محمد احمد رحمانی لدھیانوی نے پورے پنجاب کا دورہ کر کے فتنۂ قادیانیت کے خلاف تقاریر کرتے ہوئے فتاویٰ قادریہ تقسیم کیا اور قادیانیوں کو ان کے ناپاک مشن میں ناکام کیا۔

(۱۳) پاکستان میں ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں علمائے لدھیانہ میں سے ابن انیس حضرت مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی دو دفعہ گرفتار ہوئے، حضرت مولانا عمر لدھیانوی گرفتار ہوئے اور ایک ماہ دس دن نظر بند رہے، حضرت مولانا احمد سعید لدھیانوی گرفتار ہوئے اور تقریباً تین ماہ نظر بند رہے اور حضرت مولانا رشید احمد لدھیانویؒ گرفتار ہوئے اور ایک ماہ نظر بند رہے۔

(۱۴) ۲۰۰۰ء میں قادیانیوں نے لدھیانہ میں علمائے لدھیانہ پر قاتلانہ حملہ کیا اور جھوٹا مقدمہ قتل علمائے لدھیانہ پر دائر کیا گیا، جس میں رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے پوتے غازی عبید الرحمٰن لدھیانوی اور ان کے ساتھیوں نے ۲۰۰۰ء سے لیکر ۲۰۰۵ تک لدھیانہ جیل میں قید کاٹی۔

(۱۵) اس جھوٹے قتل کے مقدمے کی پیروی رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے پوتے غازی عتیق الرحمٰن لدھیانویؒ نے کی، غازی عتیق الرحمٰن لدھیانوی کی شب و روز کی محنت، لگن، اخلاص اور بہادری نے اللہ کی مدد سے قادیانیوں کو اس جھوٹے قتل کے مقدمے میں شکست فاش دے کر ختم نبوت کے پرچم کو ہمیشہ کے لئے سر بلند کر دیا۔

(۱۶) امیر احرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانویؒ نے پوری زندگی قادیانیوں سے لوہا لیا اور ہر میدان میں قادیانیوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا اور تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانویؒ کی قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

نوٹ: ختم نبوت کی حفاظت علمائے لدھیانہ کو وراثت میں ملی ہے اور جب تک علمائے لدھیانہ کی نسلیں موجود ہیں ان شاء اللہ خون کے آخری قطرے تک ختم نبوت کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

صدر دفتر

مسجد ام المدارس، ۳۳۶ شاہ پور روڑ

سبحانی بلڈنگ لدھیانہ

پنجاب انڈیا 141008

موبائل نمبر: 7087666695

muftieazampunjab492023@gmail.com